سوال

(39) غلہ، پھل، شہد، معدنیات اور مدفون مال کی زکاۃ کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غلہ، پھل، شہد، معدنیات اور مدفون مال کی زکاۃ کا بیان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَنفِقوا مِن طَيِّبٰتِ ما كَسَبتُم وَمِمّا أَخرَجنا لَكُم مِنَ الأَرضِ وَلا تَيَمَّمُوا الخَبيثَ مِنهُ تُنفِقونَ وَلَستُم بِـٔاخِذيهِ إِلّا أَن تُغمِضوا فيهِ وَاعلَموا أَنَّ اللَّهَ غَنِىٌّ حَميدٌ ٢٦٧ ... سورة البقرة

"اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو، ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا، جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے"[1]

قرآن مجید میں زکاۃ کو "نفقہ" (خرچ کرنا) بھی کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَالَّذينَ يَكنِزونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلا يُنفِقونَها فى سَبيلِ اللَّهِ ٣٤ ... سورة التوبة

"اور جو لوگ سونے، چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔[2]"یعنی وہ زکاۃ نہیں دیتے۔

احادیث صحیحہ مشہورہ میں غلہ اور پھلوں کی زکاۃ نکالنے کا حکم اور اس کی مقدار وغیرہ کا بیان موجود ہے، نیز مسلمانوں کا اجماع ہے کہ گندم، جو، کھجور، منقیٰ میں زکاۃ فرض ہے۔ علاوہ ازیں چاول، چنا وغیرہ غلے میں بھی زکاۃ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ"

"کھجور اور اناج کے پانچ وسق سے کم میں زکاۃ نہیں۔"[3]

نیز فرمایا :

"فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُيُونُ أَوْكَانَ عَثَرِيًّا العُشْرُ"

"جس کھیتی کو بارش اور چشموں کا پانی ملے یا جو نمی والی زمین ہو، اس میں "عشر" ہے۔"[4]

(1)۔ کھجور، منقیٰ وغیرہ ان تمام پھلوں میں زکاۃ فرض ہے جن کا وزن کیا جاتا ہو اور انھیں ذخیرہ کیا جاسکتا ہو۔ علاوہ ازیں وہ نصاب زکاۃ کی مقدار تک پہنچ جائیں۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ"

"پانچ وسق سے کم میں زکاۃ نہیں۔"[5]

واضح رہے ایک وسق ساٹھ نبوی صاع کا ہوتا ہے اور ایک نبوی صاع میں درمیانے آدمی کے چار لپ (دونوں ہاتھوں کے بھرنے کے بقدر) اناج ہوتا ہے (جس کا تحقیقی وزن دو کیلو اور ایک سو گرام ہے۔)

(2)۔ اناج اور پھلوں میں زکاۃ کے وجوب کی دو شرطیں ہیں :

1۔ نصاب زکاۃ کی مقدار، یعنی پانچ وسق (630 کلو گرام) یا اس سے زیادہ اناج ہو۔

2۔ وجواب زکاۃ کے وقت اس کی ملکیت میں ہو، وجوب زکاۃ کا وقت وہ ہے جب پھل میں پختگی آجائے یا کھیتی میں دانہ سخت ہوجائے۔ اگر مذکورہ وقت کے بعد وہ مالک ہوا تو اس میں زکاۃ فرض نہیں، مثلاً : اس نے اناج خریدا ہو یا کٹائی کی اجرت میں حاصل کیا ہو یا مختلف جگہوں سے جمع کیا یا چنا ہو۔

(3)۔ اناج اور پھلوں میں سے نکالی جانے والی زکاۃ کی مقدار مختلف ہے جس کا دارومدار کھیتی کو پانی دینے کے ذرائع کی نوعیت پر ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے :

اگر کھیت کو پانی دینے میں مشقت نہ ہو اور اسے سیلاب کا پانی یا سطح زمین پر بہنے والا بارش وغیرہ کا پانی ملتا ہو یا پودے اپنی جڑوں کے ذریعے سے زمین سے پانی حاصل کرلیں تو اس کی پیداوار میں عشر، یعنی دسواں حصہ ہے۔

صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُيُونُ أَوْكَانَ عَثَرِيًّا العُشْرُ"

"جس کھیتی کو بارش اور چشموں کا پانی ملے یا جو نمی والی زمین ہو، اس میں "عشر" ہے۔"[6]

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"فِيمَا سَقَتِ الأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشْرُ"

"جس زمین کو دریاؤں یا بادلوں کا پانی ملے اس میں عشر ہے۔"[7]

اگر کھیت کو کنویں وغیرہ سے مشقت اٹھا کر پانی دیا جائے تو اس میں نصف عشر، یعنی بیسواں حصہ زکاۃ ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ"

"جس کھیت کو رہٹ وغیرہ سے پانی پلایا جائے اس میں نصف عشر زکاۃ ہے۔"[8]

مسلم میں بھی سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت آئی ہے۔

"وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ"

"اور جس کو رہٹ سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔"[9]

(4)۔ وجوب زکاۃ کا وقت وہ ہے جب پھل پک کر سرخ یا زرد ہو جائے یا دانہ سخت ہو جائے۔ اگر کسی شخص نے ایسی کیفیت وحالت ہو جانے کے بعد پھل یا اناج بیچ دیا تو زکاۃ اناج فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگی۔ خریدار کے ذمے نہ ہوگی۔

(5)۔ اناج کی زکاۃ کی ادائیگی کے لیے لازم ہے کہ اسے چھلکے یا بھوسے سے نکال کر صاف کر لیا جائے۔ اگر میوہ ہو تو وہ خشک ہو جائے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انگوروں کی زکاۃ کا اندازہ خشک انگور، یعنی منقیٰ کی صورت میں لگایا جائے۔ اور زکاۃ خشک انگوروں کی صورت میں لی جائے، جیسا کہ کھجور کے درخت لگی کھجوروں کی زکاۃ تیار اور پکی ہوئی کھجوروں کی صورت میں دی جاتی ہے۔ واضح رہے، زبیب یا تمر (منقیٰ اور خشک کھجور) ہی کو کہتے ہیں۔

(6)۔ شہد میں زکاۃ تب ہے جب اسے اپنی ملکیت والی جگہ سے حاصل کر لیا گیا ہو یا غیر آباد غیر مملوک جگہ سے، جیسے پہاڑ کی چوٹیاں۔ اور نصاب یعنی تیس صاع (60-62 کلوگرام) سے کم نہ ہو تب اس میں عشر، یعنی دسواں حصہ زکاۃ ہے۔

(7)۔ معدنیات (جو دھاتیں اور جواہر زمین سے حاصل ہوں) میں زکاۃ اناج اور پھلوں کی طرح واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَنفِقوا مِن طَيِّبـٰتِ ما كَسَبتُم وَمِمّا أَخرَجنا لَكُم مِنَ الأَرضِ... ٢٦٧ ... سورة البقرة

"(اے ایمان والو!) اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور ان میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے نکالی ہیں۔"[10]

اگر وہ دھات سونا یا چاندی ہے تو اس میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے، بشرط یہ کہ وہ سونے یا چاندی کے نصاب تک پہنچ جائے۔ اگر زمین سے سرمہ، زرنیخ (ایک قسم کا زہر) گندھک، نمک اور پٹرول وغیرہ حاصل ہو تو اگر سونے یا چاندی کے نصاب کی مقدار یا اس سے زیادہ حاصل ہو تو اس کی قیمت میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔

(8)۔ رکاز، یعنی زمانہ جاہلیت میں کفار کی مدفون اشیاء دستیاب ہوں، وہ کثیر مقدار میں ہوں یا قلیل، اس میں خمس، یعنی پانچواں حصہ زکاۃ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ"

"رکاز میں پانچواں حصہ زکاۃ ہے۔"[11]

کفار کے اموال کی پہچان ان کی کسی مخصوص علامت سے ہوگی، مثلاً: اس مال پر ان کے کسی بادشاہ کا نام کندہ ہو یا صلیب وغیرہ کا نقش ہو۔ جب اس کا پانچواں حصہ ادا کردیا جائے تو باقی چار حصے اس شخص کے ہوں گے جسے وہ مال ملا تھا۔

اگر سارے یا بعض مدفون مال پر مسلمانوں کے عہد کی علامت ہو یا اس مال پر سرے سے کوئی علامت ہی نہ ہو تو اس کا حکم لقطہ کا ہے جیسے راستے میں کسی کا گرا پڑا ہوا مال ملا ہے۔[12] حاصل شدہ کفار کے مدفون مال کی زکاۃ مال فے کی طرح مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر صرف کی جائے۔

(9)۔ گزشتہ بحث سے واضح ہوا کہ زمین سے نکلنے والی متعدد اشیاء یہ ہیں:

1۔ اناج اور پھل۔

2۔ مختلف معدنیات۔

3۔ شہد۔

4۔ اور زمانہ جاہلیت کی مدفون اشیاء۔ یہ تمام انواع اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں داخل اور شامل ہیں:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ... ٢٦٧ سورة البقرة

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالی ہیں۔"[13]

اور ارشاد ہے:

وَءَاتُوا۟ حَقَّهُۥ يَوْمَ حَصَادِهِۦ ... ١٤١ سورة الانعام

"اور اس میں جو (اللہ کا) حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو۔"[14]

(10)۔ زکاۃ زمین کی اس پیداوار میں ہے جس کو ماپا (یا وزن کیا) جاتا ہو اور ذخیرہ ہوسکے۔ اگر اس کو نہ ماپا جاتا ہو اور نہ ذخیرہ کیا جاتا ہو تو اس پر زکاۃ فرض نہیں ہے، مثلاً: اخروٹ، سیب، خوبانی، بہی اور انار وغیرہ۔ اسی طرح سبزیوں اور ترکاریوں، مثلاً: مولی، لہسن، پیاز، گاجر، تربوز، خربوز، کھیر اور بینگن وغیرہ میں زکاۃ نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ"

"سبزیوں میں زکاۃ نہیں۔"[15]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "پانچ وسقوں سے کم میں زکاۃ نہیں"۔ ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سے نکلنے والی اشیاء میں ماپنے کے قابل ہونا اور

ان کا ذخیرہ ہونے کے لائق ہونا یہ دونوں شرطیں معتبر ہیں، لہذا جن اشیاء کو ماپا تولا نہ جاسکے یا انھیں ذخیرہ نہ کیا جاسکے ان میں زکاۃ بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے ایسی ہی اشیاء کو نظر انداز کر دیا تھا، حالانکہ انھیں وہاں بویا اور کاشت کیا جاتا تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کھیرا، ککڑی، پیاز، خوشبودار نباتات وغیرہ میں زکاۃ نہیں، البتہ انھیں فروخت کیا جائے اور ان کی قیمت پر ایک سال بیت جائے تو ان کی قیمت میں زکاۃ ہے۔" [16]

نقدی مال میں زکاۃ کا بیان

جان لیجئے! نقدی مال سے مراد سونا، چاندی، کرنسی، سونے اور چاندی کے زیور، اور ان سے بنے ہوئے برتن وغیرہ ہیں۔

(1)۔ سونے، چاندی میں زکاۃ کی فرضیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٣٤ ... سورة التوبة

"اور جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔" [17]

اس آیت مبارکہ میں اس شخص کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے جو سونا اور چاندی رکھتے ہوئے ان سے زکاۃ نہیں نکالتا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ"

"ہر وہ شخص جو سونے چاندی کا مالک ہے اور ان کا حق (زکاۃ) ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے لیے اسی سونے چاندی سے آگ کے تختے بنا دیے جائیں گے۔" [18]

ائمہ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ میں کلمہ "کنز" سے مراد وہ مال ہے جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے لیکن اس میں زکاۃ ادا نہ کی جائے۔ اگر اس میں سے زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ "کنز" نہیں ہے۔ اور "کنز" کے لغوی معنی ہیں ہر وہ شے جس کو جمع کیا گیا ہو، خواہ زمین کے اندر مدفون ہو یا باہر۔

(2)۔ جب سونا کم از کم بیس مثقال (ساڑھے سات تولے) ہو اور چاندی دو سو اسلامی درہم (ساڑھے باون تولے) ہو تو ان میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔ یہ سونا، چاندی سکے کی صورت میں ہو یا اس کے علاوہ کسی اور شکل میں ہو۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

"كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِينَارٍ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس یا بیس سے زائد دینار میں سے نصف دینار زکاۃ لیا کرتے تھے۔" [19]

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ"

"خالص چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔" [20]

سعودی عرب کی کرنسی جنُیہ (گنی) کے مطابق سونے کا نصاب 11.143 گنی ہے جبکہ سعودی عرب کی کرنسی ریال کے حساب سے چاندی کا نصاب چھپن ریال یا اس کی قیمت کے برابر چاندی ہے۔ سونا یا چاندی مقرر نصاب تک یا اس سے زیادہ ہو تو اس میں سے چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔

---

[1]۔البقرۃ: 267۔

[2]۔التوبۃ 9/34۔

[3]۔ صحیح مسلم الزکاۃ باب لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ حدیث 979۔

[4]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری حدیث 1483۔

[5]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز حدیث 1405۔ صحیح مسلم الزکاۃ باب لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ حدیث 979۔

[6]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری حدیث 1483۔

[7]۔ صحیح مسلم الزکاۃ باب ما فیہ العشر او نصف العشر حدیث 981۔

[8]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری حدیث 1483۔

[9]۔ صحیح مسلم الزکاۃ باب ما فیہ العشر او نصف العشر حدیث 981۔

[10]۔البقرہ: 267۔

[11]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب فی الرکاز الخمس حدیث 1499 و صحیح مسلم الحدود باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار حدیث 1710۔

[12] ۔ایسے مال کا ایک سال تک اعلان عام کیا جائے، اگر مالک آجائے تو اسے واپس کر دیا جائے، ورنہ اٹھانے والا اسے اپنے مصرف میں لا سکتا ہے۔ (صارم)

[13]۔البقرۃ 2/267۔

[14]۔الانعام 7/141۔

[15]۔ (ضعیف) سنن الدارقطنی الزکاۃ باب لیس فی الخضروات صدقۃ 2/94 حدیث 1890 و تلخیص الحبیر باب زکاۃ المعشرات 2/165۔

[16]۔المغنی والشرح الکبیر 2/548۔

[17]۔التوبۃ 9/34۔

[18]۔ صحیح مسلم الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ حدیث 987۔

[19]۔سنن ابن ماجہ الزکاۃ باب زکاۃ الورق والذھب حدیث 1791۔

[20]۔ صحیح البخاری الزکاۃ باب زکاۃ الغنم حدیث 1454۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

زکوٰۃ کے مسائل: جلد01: صفحہ286